16

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا ایک عظیم الشان نشان

(فرمودہ 11 مئی 1945ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"رات سے مجھے نقرس کا دورہ ہے اور درد کی وجہ سے میرا پاؤں سُوجا ہؤا ہے جس کی وجہ سے جمعہ کے لئے آنا بھی مشکل تھا۔ لیکن میں آ تو گیا ہوں مگر کھڑا ہو کر خطبہ نہیں پڑھ سکتا۔ اس ہفتے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور اپنی رحمت کا نشان اِس رنگ میں دکھایا ہے کہ یورپ کی جو ابتدائی اور اصلی جنگ تھی وہ ختم ہو چکی ہے۔ اس جنگ کے متعلق میں نے بارہا بیان کیا تھا کہ قرآن مجید سے اور خدا تعالیٰ کے فعل سے جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ جنگ 1945ء کے شروع میں ختم ہو جائے گی یعنی اپریل 1945ء یا جون 1945ء تک۔ یہ بات خدا تعالیٰ نے ایسے عجیب رنگ میں پوری کی ہے کہ اِس پر حیرت آتی ہے۔ آج ہی لاہور سے ایک طالب علم نے لکھا ہے گزشتہ سال میڈیکل کالج لاہور کے کچھ طالب علم جب آپ سے ملنے آئے تھے تو ان میں سے ایک نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ جنگ کب ختم ہو گی؟ اور آپ نے اُسے یہ جواب دیا تھا کہ جو کچھ میں قرآن مجید سے اور خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کے فعل سے سمجھتا ہوں یہ جنگ اپریل 1945ء میں ختم ہو جائے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات اُسی وقت نوٹ کر لی تھی۔

اور اب میں نے وہ تحریر اُس لڑکے کو جس نے یہ سوال کیا تھا دکھا دی ہے کہ تمہارے ساتھ یہ گفتگو ہوئی تھی دیکھ لو اب وہ بات پوری ہو گئی ہے۔

عجیب بات یہ ہے جو نہایت حیرت انگیز ہے کہ گزشتہ الہامات تو الگ رہے میرے اس استدلال کی بنیاد کہ جنگ اپریل 1945 میں ختم ہو جائے گی اِس بات پر تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید کے بواعث کے نتیجہ میں یہ جنگ پیدا کی گئی ہے۔ چنانچہ اس مضمون کے متعلق کثرت سے میرے خطبات موجود ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے ہماری جماعت کو جو تکالیف دی گئی ہیں اُن کے نتیجہ میں اُسے یہ ابتلاء پیش آیا ہے اور تحریک جدید کے ساتھ اس کی وابستگی ہے۔ چنانچہ میں نے جو یہ کہا تھا کہ جنگ اپریل 1945ء کے آخر میں ختم ہو جائے گی یہ اِسی بناء پر کہا تھا کہ تحریک جدید کا آخری سال وعدوں کے لحاظ سے تو 1944ء میں ختم ہوتا ہے لیکن جہاں تک سارے ہندوستان کے لئے چندوں کی ادائیگی کا تعلق ہے اِس لحاظ سے یہ مدت اپریل 1945ء میں ختم ہوتی ہے اور جون یا جولائی اس لحاظ سے کہا تھا کہ بیرونجات کے چندوں کی ادائیگی کی آخری میعاد جون یا جولائی میں جا کر ختم ہونی ہے۔ اب یہ عجیب بات ہے کہ چندوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ جو مقرر ہے وہ سات ہوتی ہے۔ یعنی اگر ہندوستان کے اُن علاقوں کے لئے جہاں اردو بولی اور سمجھی جاتی ہے 31 جنوری مقرر ہے تو یہ میعاد 7 فروری کو جا کر ختم ہوتی ہے۔ اور اگر ہندوستان کے ان علاقوں کے لئے جہاں اردو بولی اور سمجھی نہیں جاتی 30 اپریل مقرر ہے تو یہ میعاد 7 مئی کو جا کر ختم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اگر وعدہ لکھوانے کی تاریخ 30 اپریل تک رکھی جائے تو چونکہ بعض جگہ ہفتہ میں ایک دفعہ ڈاک آتی ہے اس وعدہ کے روانہ ہونے کی آخری تاریخ اگلے مہینہ کی 7 ہونی چاہیے۔ اس اصل کے مطابق ہندوستان کے ان علاقوں کے لئے جہاں اردو بولی اور سمجھی جاتی ہے آخری میعاد 7 فروری مقرر ہے۔ اور ہندوستان کے ان علاقوں کے لئے جہاں اردو بولی اور سمجھی نہیں جاتی وعدوں کی ادائیگی کی آخری میعاد 7 مئی مقرر ہے۔ اب یہ عجیب بات ہے کہ جس دلیل پر میری بنیاد تھی کہ تحریک جدید کے آخری سال کے اختتام پر یہ جنگ ختم ہو گی میری وہ بات اِسی رنگ میں پوری ہوئی کہ جنگ نہ صرف اسی سال اور اسی مہینہ میں ختم ہوئی جو میں نے بتایا تھا

بلکہ عین 7 مئی کو آکر سپردگی کے کاغذات پر دستخط ہوئے۔ چونکہ وعدوں کی ادائیگی کے لئے ایک سال مقرر ہے اس لئے دس سالہ دَور تحریک کے چندوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ حسب قاعدہ 7 مئی 1945ء ہوتی ہے۔ اور اسی تاریخ کو سپردگی کے کاغذات پر جرمنی کے نمائندوں نے دستخط کئے۔ گویا قانونی طور پر عین اُسی تاریخ کو آکر جنگ ختم ہوئی جو تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی کے لحاظ سے سارے ہندوستان کے لئے آخری تاریخ ہے اور جس کے بارہ میں مَیں بار بار اور متواتر اڑھائی سال سے اعلان کر رہا تھا۔

خدا تعالیٰ کی قدرت کا یہ کتنا بڑا نشان ہے۔ صوفیاء لکھتے ہیں کہ بعض بندوں کی زبان اور ہاتھ خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں بھی خدا تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى 1 کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بدر کے موقع پر جب تُو نے مٹھی بھر کر کنکر پھینکے تھے بظاہر تو وہ تُو نے ہی دعائیہ رنگ میں پھینکے تھے لیکن ہم نے تیرے ہاتھ کو اپنا ہاتھ بنا لیا اور اسے کفار کی تباہی کا موجب بنا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے یہ سلوک رہا ہے کہ وہ ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ اور ان کی زبان کو اپنی زبان بنا لیتا ہے۔ مَیں نے متواتر بیان کیا ہے کہ میں جو کہتا ہوں کہ جنگ 1945ء کے شروع میں ختم ہو جائے گی مَیں یہ کسی الہام کی بناء پر نہیں کہتا بلکہ میرے استدلال کی بنیاد اِس بات پر ہے کہ چونکہ تحریک جدید کا آخری سال چندوں کی ادائیگی کے لحاظ سے 1945ء کے شروع میں یعنی اپریل میں جا کر ختم ہوتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جنگ 1945ء کے شروع یعنی اپریل میں ختم ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ نے میری اس بات کو لفظاً لفظاً پورا کیا اور نہ صرف سال اور مہینہ کے لحاظ سے بلکہ تاریخ اور دن کے لحاظ سے بھی یہ بات لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)

یہ ایک ایسا عظیم الشان نشان ہے جو نہ صرف احمدیوں بلکہ غیر احمدیوں کی مجلسوں میں بھی مَیں نے اس کو متواتر بیان کیا تھا۔ 1943ء میں دہلی میں جب مجھ سے ایک مجلس میں جس میں کئی غیر احمدی معززین موجود تھے یہ پوچھا گیا کہ جنگ کب ختم ہو گی؟ تو میں نے بتایا تھا کہ اپریل 1945ء سے جون 1945ء تک ختم ہو جائے گی۔ اور اب ایک دوست نے

یاد کرایا ہے کہ 1944ء کے شروع میں جب میڈیکل کالج کے غیر احمدی طلباء آپ سے ملنے کے لئے آئے تھے اُن میں سے ایک نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ جنگ کب ختم ہو گی؟ تو آپ نے تعیین کر دی تھی کہ جنگ اپریل 1945ء میں ختم ہو جائے گی۔ اور وہ لکھتے ہیں کہ میں نے آپکی یہ بات اُسی وقت لکھ لی تھی۔ چنانچہ وہی ہوااور جنگ ٹھیک اُسی وقت پر آکر ختم ہوئی۔ اپریل کی میعاد اِس لحاظ سے درست ثابت ہوئی کہ کہا جاتا ہے کہ ہٹلر 28/ اپریل کو مارا گیا۔ اور آخری تاریخ تحریک کے لحاظ سے اس لحاظ سے یہ بات پوری ہوئی کہ قانونی طور پر جنگ 7 مئی کو ختم ہوئی اور 7 مئی ہی تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ تھی۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان نشان ہے کہ وہ نہ صرف اپنے الہام کے ذریعہ رحمت کا نشان دکھاتا ہے بلکہ بعض دفعہ اپنے بندہ کے منہ سے نکلی ہوئی بات ایسے عجیب رنگ میں پوری کر دیتا ہے کہ وہ بات نہ صرف سالوں اور مہینوں کے لحاظ سے پوری ہوتی ہے بلکہ دنوں کے لحاظ سے بھی پوری ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ اس نے یہ نشان دکھایا ہے کہ نہ صرف اسی سال اور اسی مہینہ میں جنگ ختم ہوئی بلکہ عین اُسی تاریخ اور اُسی دن جنگ ختم ہوئی جو تحریک جدید کے آخری سال کا بلحاظ چندوں کی ادائیگی کے آخری دن تھا۔ اور میں بارہا بیان کر چکا ہوں کہ تحریک جدید کے ساتھ اِس جنگ کی وابستگی ہے۔ جب تحریک جدید کا آخری سال ختم ہو گا جنگ بھی اُسی وقت ختم ہو گی۔

پس یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان ہے کہ عین اسی تاریخ اور اسی دن جنگ ختم ہوئی۔ حالانکہ ابھی ستمبر یا اکتوبر 1944ء میں مسٹر چرچل کی تقریر شائع ہوئی تھی کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جنگ جلدی ختم ہو جائے گی لیکن میں وعدہ نہیں کرتا کہ جنگ جلدی ختم ہو جائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ جنگ 1945ء کے آخر تک چلی جائے۔ پس عین سرے پر پہنچ کر بھی وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں اِس جنگ کی باگ ڈور تھی اُن کا تو یہ حال تھا کہ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ ہم وعدہ نہیں کرتے کہ جنگ جلدی ختم ہو جائے گی۔☆ لیکن خدا تعالیٰ نے 1942ء

☆ یہ بات اس تقریب پر کہی گئی تھی کہ بعض لوگ کہہ رہے تھے کہ دسمبر 1944ء میں برلن فتح ہو جائے گا۔

سے ہی میرے منہ سے یہ بات کہلوانی شروع کر دی تھی کہ جنگ 1945ء کے شروع میں ختم ہو جائے گی۔ مجھے افسوس ہے کہ 1942ء کا یہ خطبہ لکھنے والے نے میرا خطبہ عمدگی سے نہیں لکھا ورنہ یہ بات اَور بھی زیادہ شاندار ہو جاتی۔ کیونکہ میں نے مہینہ تک بتا دیا تھا کہ 1944ء کے آخر میں یا اپریل 1945ء یا جولائی 1945ء میں جنگ ختم ہو گی۔ مگر خطبہ نویس نے مہینوں کا حوالہ اُڑا دیا۔ اِسی طرح 1942ء کے جلسہ سالانہ پر میں نے جماعت کے تمام دوستوں کے سامنے بیان کیا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں نے کھدر کی قمیص پہنی ہوئی ہے اور خواب میں مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ کھدر کی قمیص پہننا کسی کانگرسی قسم کی تحریک کے ماتحت نہیں بلکہ اقتصادی حالات کے نتیجہ میں ہے۔ اب جبکہ کپڑے کی تنگی ہوئی اور اس خواب کی تلاش کی گئی تو مجھے حیرت ہوئی کہ وہ خواب ملتا نہیں۔ آخر مولوی محمد یعقوب صاحب نے بتایا کہ 1942ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر تو چھپی ہے مگر تقریر نویس صاحب نے درمیان میں سے وہ خواب اُڑا دیا ہے۔ حالانکہ سینکڑوں ہزاروں لوگوں کو یاد ہو گا کہ میں نے یہ خواب اُس موقع پر بیان کیا تھا کہ میں نے کھدر کی قمیص پہنی ہوئی ہے۔ اور میں خواب میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی کانگرسی قسم کی تحریک کے ماتحت نہیں بلکہ اقتصادی حالات کے نتیجہ میں ہے۔ اور اس کے بعد میں نے تحریک کی تھی کہ دوست اپنے گھروں میں سُوت کاتنے اور کپڑے بنوانے شروع کریں۔ کیونکہ کپڑے کے متعلق دقّت پیدا ہونے والی ہے۔ تقریر نویس نے اِس مضمون کو تو لے لیا مگر درمیان میں سے خواب کو اُڑا دیا۔ اِسی طرح مجھے خوب یاد ہے کہ میں نے 4 ستمبر 1942ء کے خطبہ جمعہ میں جو 12 ستمبر 1942ء کے "الفضل" میں چھپا یہی بیان کیا تھا کہ جنگ تحریکِ جدید کے آخری سال کے ختم ہونے پر یعنی اپریل 1945ء میں ختم ہو جائے گی مگر وہاں بھی خطبہ نویس نے اتنا ہی لکھ دیا کہ جنگ 1944ء یا 1945ء میں ختم ہو جائے گی اور مہینہ درمیان میں سے اُڑا دیا۔ گو خطبات مَیں دیکھتا ہوں اور میرے دیکھنے کے بعد ہی وہ شائع ہوتے ہیں مگر چونکہ دیکھتے وقت جلدی جلدی گزرنا پڑتا ہے اِس لئے میری نظر سے بھی وہ بات رہ گئی۔ حالانکہ مجھے خوب یاد ہے کہ میں نے اس خطبہ میں اپریل کا مہینہ بتایا تھا کہ اس مہینہ میں جنگ ختم ہو گی۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دہلی میں بھی ایک مجلس میں جب مجھ سے سوال کیا گیا

کہ جنگ کب ختم ہو گی؟ تو وہاں بھی میں نے اپریل 1945ء یا جون 1945ء کا وقت بتایا تھا۔ اپریل 1945ء اس لحاظ سے کہ ہندوستان کے لئے تحریک جدید کے آخری سال کے چندوں کی ادائیگی کی آخری میعاد اپریل 1945ء مقرر ہے۔ اور جون 1945ء اس لحاظ سے کہ بیرونجات کے چندوں کی ادائیگی کے لئے آخری میعاد جون 1945ء مقرر ہے۔ اور اب لاہور سے گواہی ملی ہے کہ معیّن طور پر میں نے اپریل 1945ء کا مہینہ بتایا تھا کہ اس مہینہ میں جنگ ختم ہو جائے گی۔ تو جہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عظیم الشان نشان ظاہر ہوا ہے وہاں میں جماعت کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض کی طرف توجہ کرے اور اس بات کو سمجھے کہ یہ عظیم الشان نشان پیش خیمہ ہے آنے والی اور بڑی بڑی خبروں کا۔ جب کوئی بہت بڑا امر ظاہر ہونے والا ہو تو خدا تعالیٰ کا یہ طریق ہے کہ پہلے وہ گزشتہ انبیاء کے ذریعہ اس کے متعلق پیشگوئیاں کراتا ہے اور پھر جب وہ زمانہ قریب آجاتا ہے تو اُس زمانہ کے مامور کے ذریعہ سے زیادہ تفصیلات اُس کی دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ عین موقع پر پہنچ کر وہ اپنے کسی بندہ کے ذریعہ سے سہ بارہ اس کی خبر دیتا ہے۔

اِس زمانہ کے مفاسد کے متعلق پہلے خدا تعالیٰ نے گزشتہ انبیاء سے مجملاً پیشگوئیاں کرائیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تفصیلاً پیشگوئیاں کرائیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے وقت کی تعیین کرائی۔ اور پھر جب وہ وقت اَور زیادہ قریب آ گیا تو خدا تعالیٰ نے کثرت سے نشانات ظاہر کر کے مجھے بتایا۔ میں سمجھتا ہوں اس جنگ کے متعلق دو درجن سے اوپر نشانات خدا تعالیٰ نے میرے ذریعہ ظاہر فرمائے ہیں جن کو میں نے قبل از وقت بیان کر دیا تھا۔ اور پھر وہ نشانات اسی رنگ میں پورے ہوئے مثلاً یہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خواب میں بتایا کہ امریکہ کی فوجیں ہندوستان میں آئیں گی پھر بتایا گیا تھا کہ یونان لڑائی میں شامل ہو گا۔ پھر یہ کہ فرانس کُچلا جائے گا اور انگلستان والے اس کے سامنے متحدہ قومیت کی تجویز پیش کریں گے۔ پھر یہ کہ اس واقعہ کے چھ ماہ بعد حالات نسبتاً خوشکن ہو جائیں گے۔ پھر یہ کہ امریکہ اٹھائیس سو ہوائی جہاز انگلستان کو دے گا۔ اور یہ بات لفظاً لفظاً اُسی طرح پوری ہوئی جس طرح میں نے بیان کی تھی۔ پھر یہ بتایا گیا تھا کہ

پٹیان گورنمنٹ2 نازیوں کا ساتھ دینا شروع کر دے گی۔ اور اس کی اس شرارت کے ایک سال کے اندر اندر اس کے ضرر کو مٹا دیا جائے گا۔ چنانچہ پٹیان حکومت نے جب جرمنی کا کھلے بندوں ساتھ دینا شروع کیا تو ایک سال کے اندر حکومت برطانیہ کو شام میں کامیابی حاصل ہوئی اور پٹیان حکومت کی شرارت سے نجات مل گئی۔ اِسی طرح یہ بھی بتایا گیا تھا کہ لیبیا میں کئی دفعہ انگریزی فوجیں آگے بڑھیں گی اور کئی دفعہ پیچھے ہٹیں گی مگر آخری دفعہ دشمن کی فوجوں کو شکست ہو گی۔ پھر یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اٹلی میں انگریزی فوجیں اُتریں گی۔ پھر یہ بھی بتایا گیا تھا جو اُسی وقت اخبار میں شائع بھی ہو گیا تھا کہ یہ جنگ جلد ختم نہ ہو گی بلکہ بہت سخت ہو گی۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ جن کے ہاتھ میں لڑائی کی باگ ڈور تھی وہ تو یہ سمجھ رہے تھے کہ اٹلی جلد فتح ہو جائے گا یہ لڑائی لمبی ہو گئی اور اٹلی اب آکر اپریل کے آخر میں فتح ہؤا ہے۔

اِسی طرح جنگ کے متعلق اَور بہت سارے واقعات کی خبریں خدا تعالیٰ نے مجھے قبل از وقت بتائیں اور اسی طرح وہ واقعات رونما ہوئے مثلاً ہر ہیس3 کا انگلستان میں اُترنا اور جاپان کا حملہ کرنا اور جاپانی فوجوں کا ہندوستان میں داخل ہو جانا۔ جاپان کے حملہ کے متعلق ابھی کوئی خبر نہیں آئی تھی کہ اُسی رات مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا اور اگلے دن صبح ریڈیو پر خبر آئی کہ جاپان نے حملہ کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اِس جنگ کے متعلق دو درجن سے بھی زیادہ واقعات ہیں جن کی خبر خدا تعالیٰ نے قبل از وقت مجھے دے دی تھی۔

پس کثرت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو یہ خبریں بتائی گئیں اس کے معنے یہ ہیں کہ فیصلہ کا وقت اب قریب ہے۔ مگر جیسا کہ اَور بہت ساری پیشگوئیوں اور الہامات سے معلوم ہوتا ہے اِس زمانہ کے فیصلہ کُن حالات اِس لڑائی سے ختم نہیں ہوتے بلکہ وہ فیصلہ کُن حالات اَور ہیں جو تھوڑے دنوں تک رونما ہونے والے ہیں۔ تھوڑے عرصہ سے مراد یہ ضروری نہیں کہ ایک دو سال تک بلکہ ممکن ہے دس پندرہ یا بیس سال تک وہ واقعات ظاہر ہوں۔ بہرحال دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر اَور آنے والا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو شاید وہ لڑائی جھگڑے دنیا کے لئے تباہی اور بربادی کا موجب ہو جائیں۔ اس لئے ہمیں اُس خطرے کے وقت سے پہلے اپنی جماعت کو انتہائی طور پر مضبوط کر لینا چاہیے۔ اور اُس وقت سے

پہلے اپنے اعمال کو اور اپنے نوجوانوں کے اخلاق کو درست کر لینا چاہیے۔ اور اُس وقت سے پہلے ہمارے تبلیغی مشن جو پہلے قائم ہیں اور جو نئے قائم ہوں وہ مضبوط اور تنظیم میں جکڑے ہوئے ہوں۔ اور اُس وقت سے پہلے ہندوستان میں ہماری جماعت اتنی پھیل جائے کہ وہ ایک مینارٹی(Minority) نہ کہلائے بلکہ ایک میجارٹی ہو۔ اور اگر میجارٹی نہیں تو کم از کم ایک زبردست مینارٹی ہو۔ اور اُن مصائب اور اُس خطرہ کے وقت سے پہلے ہماری جماعت یورپ کے تمام ممالک انگلستان، فرانس، جرمنی، اٹلی اور سپین وغیرہ میں اور افریقہ اور امریکہ کے تمام ممالک میں اتنا اثر و نفوذ پیدا کر لے کہ آنے والی مصیبت اور خطرہ میں ہماری آواز بیکار نہ ہو بلکہ وہ ایسی وزنی ہو کہ قومیں اسے سننے پر مجبور ہوں۔ اگر ہم یہ کام کر لیں تو آنے والے فتنے ہمارے لئے بشارتوں اور خوشخبریوں کا موجب ہوں گے۔ اور اگر ہم اس میں ناکام رہے تو آنے والے فتنے ہمارے لئے نہ معلوم کتنے تاریک سال پیدا کر دیں گے۔ اور کتنی مشکلات اور مصائب ہمارے رستہ میں حائل کر دیں گے۔ رستہ تو طے ہونا ہی ہے اور فتح تو ہمارے لئے مقدر ہے ہی۔ مگر ایک راستہ ایسا ہوتا ہے جو آسانی سے طے ہو جاتا ہے اور ایک راستہ ایسا ہوتا ہے جو مصائب اور مشکلات کے بعد طے ہوتا ہے۔ اور ہر عقلمند آدمی دنیوی لحاظ سے بھی اور دینی لحاظ سے بھی یہ کوشش کرتا ہے کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے اس کے سپرد کیا ہے وہ آسان طریق سے اور سہل اور قریب طریق سے اور جلدی حاصل ہو جائے۔ پس جو جماعت اس کام کو جو خدا تعالیٰ نے اس کے سپرد کیا ہے جلدی اور آسان طریق سے کرنے کی کوشش کرتی ہے وہ زیادہ سے زیادہ انعامات کی مستحق ہوتی ہے۔ اور جو جماعت اس کام کو جلدی اور آسان طریق سے نہیں کرتی یا تو اُس کا انعام کم ہو جاتا ہے اور یا وہ ملامت کی مستحق ٹھہرتی ہے۔ پس چونکہ یہ اہم موقع تھا اس لئے باوجود اس کے کہ میں زیادہ بول نہیں سکتا اور باوجود اس کے کہ پاؤں میں درد کی وجہ سے میرے لئے چلنا مشکل تھا یہاں تک کہ راستہ میں جب میں نے زیادہ تکلیف محسوس کی تو میں نے خیال کیا کہ میں واپس ہی چلا جاؤں مگر بوجہ اس موقع کی اہمیت کے میں آ گیا۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اب وقت غفلتوں اور سُستیوں کا نہیں۔ کمرِ ہمت باندھ لو اور مقصود تک پہنچنے کے لئے سارا زور لگا دو۔ جن اخلاق کے بغیر فتوحات حاصل نہیں ہو سکتیں،

جس تنظیم کے بغیر فتوحات حاصل نہیں ہو سکتیں، جس علم کے بغیر فتوحات حاصل نہیں ہو سکتیں، جس عرفان کے بغیر فتوحات حاصل نہیں ہو سکتیں، جس دعا اور جس التجا کے بغیر فتوحات حاصل نہیں ہو سکتیں، ان سب کو حاصل کرنے کی کوشش کرو تاکہ جلد سے جلد خدا تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری فرمائے۔ اور جلد سے جلد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کا جھنڈا دنیا پر لہرانے لگے۔ آمین" (الفضل مورخہ 14 مئی 1945ء)

1: الانفال: 8

2: **پٹیان گورنمنٹ:** (Petain Government) 1940ء سے 1942ء تک فرانس میں مارشل ہنری فلپ پٹیان (1856ء-1951ء) کی سربراہی میں قائم گورنمنٹ۔

(Wikipedia,The free encyclopedia under "Philippe Petain")

3: **ہر ہیس:** (Rudolf Hess) (26/ اپریل 1894ء تا 17/ اگست 1987ء) جرمنی کا ایک نازی رہنما، ہٹلر نے اسے 1930ء تا 1940ء کے دوران نازی پارٹی میں ڈپٹی فورر (Deputy Fuhrer) مقرر کیا۔ 1941ء میں سوویت یونین کے ساتھ جنگ سے تھوڑا عرصہ قبل ہیس برطانیہ کے ساتھ امن قائم کرنے کی بات چیت کے لئے خفیہ طور پر پرواز کر کے سکاٹ لینڈ گیا جہاں اسے گرفتار کر لیا گیا اور وہ جنگی قیدی بنا۔

(Wikipedia,The free encyclopedia under "Rudolf Hess")